مدیر کے نام

صابر نظامی ' قصور

''قرآن پاک کا موضوع'' (دسمبر ۲۰۰۲ء) ایک بڑی قابل قدر اور نتیجہ خیز تحریر ہے۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب نے اس موضوع کے تمام پہلوؤں کو نمایاں کر کے پیش کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مضمون پڑھنے کے بعد پہلا تاثر یہ ملتا ہے کہ تمام نیک اور قابل ثواب کاموں کا اجر مادی چیزوں اور امن و امان کا حصول ہے۔ دنیا میں گویا چھ چیزوں کا حصول یقینی ہوتا ہے' جب کہ آخرت میں سات اشیا نصیب ہوتی ہیں۔ اسلام پر حکومت کی شکل میں عمل درآمد کے نتیجے میں عوام کو روٹی' کپڑا' مکان' علاج' تعلیم' شادی اور امن کی سہولت ہوتی ہے جن کا ہر مسلم اور غیر مسلم دونوں کو فائدہ پہنچتا ہے' جب کہ آخرت میں مخلص مسلمانوں کے لیے صحت یاب اور دائمی زندگی کی ضمانت بھی ان کے علاوہ ہے۔ یہ مضمون غیر محسوس طریقے سے ایک قاری کے دل میں انقلاب برپا کر دیتا ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور ہو!

محمد ایوب منیر 'لاہور

''حج کی تیاری'' (دسمبر ۲۰۰۲ء) میں نائیجیریا کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ دوسرے حج کے لیے لوگ مکہ ہی میں ٹھہر جاتے تھے۔ گذشتہ دنوں مراد ہوف مین کی Journey to Islam جو ان کی ۱۹۵۱ء سے ۲۰۰۱ء کی ڈائری ہے پڑھنے کا موقع ملا۔ حج کے حوالے سے لکھتے ہیں: ''یہاں مراکش میں لوگوں کو خوب اچھی طرح یاد ہے کہ مکہ آنے جانے کا ۱۲ ہزار کلومیٹر کا سفر کتنا خطرناک ہوتا تھا۔ جیٹ کے زمانے سے پہلے اس میں ایک سال لگ جاتا تھا اور عام طور پر اس سفر سے واپسی نہ ہوتی تھی''۔ (ص ۱۹۵)

سید بلال 'نوشہرہ

''حکمت دین'' (دسمبر ۲۰۰۲ء) میں بہت کام کی باتیں آگئی ہیں۔ بس تمنا ہی کی جا سکتی ہے کہ دین کے علم بردار حکمت کے یہ پہلو عملاً اختیار کریں۔ عام تاثر اور مشاہدہ تو یہ ہے کہ دینی لوگ تنگ نظر' متشدد' دوسری رائے کو تسلیم نہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس پر غور ہونا چاہیے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ دین میں تو ایسی کوئی بنیاد نہیں۔ کیا ہمارے ہاں دین کی تعلیم اس طرح دی جاتی ہے کہ یہ بات پیدا ہو جاتی ہے؟